



سوال

(13) زانیہ عورت کی عدت منکوحہ عورت کی طرح ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زانیہ عورت کو بھی عدت گزارنی ہوگی جیسا کہ منکوحہ عورت کو گزارنی ہوتی ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم اللہ صورت مسؤلہ چند شقوق کی مختل ہے سب کا جواب علاحدہ ہے

1- عورت زانیہ غیر منکوحہ ہے۔ اس حالت میں اس کی عدت استبراء حمل ہے یعنی وطی آخر کے بعد سے اتنا انتظار کرے کہ حاملہ نہ ہونے کا یقین ہو جائے اور اگر حاملہ ہے تو وضع حمل کا انتظار کرے لفظہ تعالیٰ **أُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** وفسرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ لالوطا حامل حتی تضع ولا غیر ذات حمل حتی تخیض حیضہ رواہ احمد والبودادہ الحاکم من حدیث ابی سعید الخدری وردی احمد والبودادہ والترمدی وابن حبان من حدیث ورف بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تحل لامحدی من باللہ والیوم الاخر ان یسقی ماء زرع غیرہ

لیکن اگر کسی ایک شخص سے وہ عورت بتلائے زنا تھی اور اب اسی مرد سے نکاح کرے تو اب اس کو استبراء رحم یا وضع حمل کے انتظار کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس حالت میں سقی الماء فی غیر زرع نہیں ہے

2- عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے اور شوہر سے تعلق بھی تھا اور اب شوہر نے انتقال کیا اس صورت میں اگر عورت حاملہ نہیں ہے تو اس کو شوہر کی وفات کی عدت پوری کرنا ضروری ہے لفظہ تعالیٰ **يَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا** اور اگر وہ عورت حاملہ ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے: **أُولَاتِ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ** اگرچہ حمل زنا کا ہو لفظہ صلی اللہ علیہ وسلم: الولد للفراش ولعاهر الحجر

3- عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے مگر شوہر سے اس کی خلوت صحیحہ نہیں ہوتی ہے یا خلوت صحیحہ ہوئی مگر شوہر نابالغ ہے یا ایسا جرح ہے جس سے دونوں میں باہمی تعلق نہ ہونا قیقین ہے اور اب اس کا شوہر قضا کر گیا۔ اس کی عدت چار مہینہ دس دن تو ضروری ہے عام ازین کہ حاملہ ہو یا نہ ہو اور بعد انقضاء عدت اگر وہ عورت حاملہ ہو تو اسی کا حکم وہی ہے جو اوپر گذرا یعنی جس مرد کا یہ تعلق زنا اس کو حمل ہے اسی سے نکاح کرنے میں وضع حمل کا انتظار کرنا ضروری ہے۔

4- عورت زانیہ کسی کی منکوحہ ہے۔ اب شوہر نے انتقال نہیں کیا بلکہ طلاق دیدیا۔ اس صورت میں عدت طلاق اس کو پوری کرنا چاہیے اس تفصیل کے ساتھ جو متونی عننا زوجہا کی



مجلس البحث الإسلامي
محدث فتویٰ

باتوں میں بیان ہوا واللہ اعلم بالصواب - حررہ ابو عبد اللہ محمد ادریس عفی عنہ بقلم العبد الآثم ابی الحسن محمد بن عبد النان خان کان اللہ المرشد آبادی البنگلی فوری بہ ماہ صفر

1326ھ

صد ماہ عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ مولانا شمس الحق عظیم آبادی

ص 134

محدث فتویٰ